در زمن ماحی فتن سنی بخشش بہار امن و امان وافر فضل اقتران

بتوفیق فتاح خالق الاصباح رسالہ ثمرہا خیر و فلاح ملقب فیاض الارواح موسوم

فیض القلوب

حسب فرمائش جناب حافظ محمد عبد [illegible] مالک [illegible] صاحب

در مطبع شگوفہ گلزار اودھ آب و تاب تازہ گرفت

اور حکیم برحق ہی اوسنے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے دنیا و مافیہا کو پیدا
کیا اور اوسپر نادر نادر صورتین کھینچین اور عمدہ عمدہ مورتین بنائین اگر نظر غور سے دیکھیے
تو معلوم ہو کہ ہر ذرہ اوسکی قدرت کاملہ کے اثبات کے لیے مثل آفتاب درخشان ہی
اور ہر ورق شجر اوسکی حکمت بالغہ کی شہادت کے لیے مانند دفتر نمایان قطع نظر اسکے
اپنے ہی وجود مین کہ ایک عالم صغیر ہی غور تامل کیجیے تو مانند آفتاب نصف النہار کے
عیان ہو کہ بہ نفس بدیع کو کس خوش اسلوبی سے کھینچا اور حیز عدم سے فضائے
وجود مین لایا اور ظلمت رحم مین تفاصیل اجزا اور تقاسیم اعضا کو کس خوبی کے ساتھ مرکب
کیا اور عناصر مختلف کو کس حسن انداز سے مخلوط کرکے ترتیب دیا اور قندیل مظلم قالب کو
مصباح حیات سے روشن کیا اور تنگ و تاریک راہ سے نکالا پھر واسطے پرورش کے
مان باپ کے دلون مین رحم ڈالا اور پیدایش کے پیشتر سے دودھ پستان مادر مین موجود کیا
اور اوسی کو باعث زندگی و سبب نشو و نماے مولود فرمایا آخر رفتہ رفتہ طاقت گفتار
و قوت رفتار عنایت کی اور شنوائی اور بینائی دی اور انواع لذات سے بہرہ ور فرمایا
اور اقسام طیبات سے بچایا اوس خالق بے ہمتا کے سوا کون ہی کہ ایک رونگٹا پیدا کر سکے
یا کسی چیز کو اصلاح یا حسب خواہش کسی مطلب کو حاصل کر لے وہی قادر ہی اور کارساز
اور وہی معطی ہی اور بے نیاز وہ جو چاہتا ہی کرتا ہی اور جو چاہا کیا اور جسے چاہے دیتا ہی اور جسے
چاہا دیا اوسکے کارخانہ قدرت مین مجال چون و چرا نہین اور اوسکے خزینہ رحمت مین امکان
نقص و زوال اصلا نہین وہ بخشندہ بے منت ہی اور دہندہ بے منت کا فرد مسلم سب کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق السمٰوٰت والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین
کفروا بربھم یعدلون ھو الذی خلقکم من طین ثم قضیٰ اجلاً ط واجل مسمّی
عندہ ثم انتم تمترون ہ وھو اللہ فی السمٰوٰت وفی الارض یعلم سرکم وجھرکم
ویعلم ما تکسبون ؛ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص
علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم ہ فان تولوا فقل حسبی اللہ ق لا الٰہ الا ھو ط
علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ؛ ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی النبی
یاایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اللھم صل وسلم علی المولود المسعود
سیدنا ومولٰنا محمد المحمود فی الایجاد والوجود وعلیٰ اٰلہ وصحبہ اجمعین
مادامت الدنیا الیٰ یوم الدین بعد اسکے جانو اور آگاہ ہو کہ اللہ جل جلالہ قادر مطلق

عروج جان براوج قاب قوسینش بود ہردم | اگر سالک طریق مصطفے را اقتدا گوید

سچ ہی کہ اتباع اوس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی باعث فلاح دارین اور موجب ترقیات کونین ہی کیونکہ خداے کریم نے فرمایا ہی وَمَن یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ فَقَد فَازَ فَوزًا عَظِیمًا اور جو کوئی کہے پر چلے اللہ کے اور اوسکے رسول کے اوسنے پائی بڑی مراد + اور فرمایا وَاَطِیعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّکُم تُرحَمُونَ اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا تو کہ تم پر رحم ہو اسواسطے کہ اطاعت اوس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی عین اطاعت خدا کی ہی جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالی نے فرمایا ہی وَمَن یُّطِعِ الرَّسُولَ فَقَد اَطَاعَ اللّٰہَ جس نے حکم مانا رسول کا اوسنے حکم مانا اللہ کا اور یہ اطاعت مستلزم محبت حضرت رب العزت ہی جیسا کہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہی قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُونِی یُحبِبکُمُ اللّٰہُ تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے باین سبب کہا گیا ہی کہ متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اصل الاصول دین کی ہی اور محبت روح ایمان کی اسواسطے کہ بغیر محبت کے متابعت نہین ہو سکتی اور اگر بطور رسم زمانہ کرین بھی تو وہ چندان محمود نہین قال الکافی

ایہا العشاق شیداے جناب مصطفے | عین ایمان ہی تولاے جناب مصطفے

لاکھ خورشید قیامت کو تصدق کیجیے | بر سر اک نور سیماے جناب مصطفے

عارض حوران جنت کو نہ دیکھے آنکھ بھی | والہ حسن کف پاے جناب مصطفے

آنکھ خورشید قیامت سے لڑا بیٹھے اگر یار | عاشقان چشم رہنماے جناب مصطفے

رزی دیتا ہی کفر و عصیان کے سبب سے نوازش و احسان بند نہین فرماتا پس ایسا رحیم
خوشامد کرنا صریح حماقت ہی اور اوسنے خوف و رجا رکہنا سراسر جہالت بھلا محتاج
حاجت برآری کب ہوتی اور مریض سے طبابت کہان عمل مین آتی ہی پس حقیقی تعریفین اور
بزرگی اور جس قدر ثنا و شکر گذاری چاہیے بالکل اوسی معبود مطلق کو سزاوار ہی ❊

مولانا معین الدین ہروی

[illegible] کہ توحید خدا گوید	بدین آلودگی ذات مقدس را ثنا گوید
اگر یک دم صفات صنع او گوید بدان ماند	کہ در یا فتد مور و حدیث آشنا گوید
نبی جائی کہ لا احصی ثنائش گوید از حیرت	کہ یارد کو بیانی از کمال کبریا گوید
دران حیرت کہ انوار تجلی میکند جلوہ	تحیر علم را سوی عدم راہ جلا گوید
خیال [illegible] آئینہ را نور لاہوتی	در آید تا خیالش را ز ناسوت انجلا گوید
ملک ہم نام او داند ولیکن گہ بپنداردی	چو نابینای مادرزاد کو وصف ضیا گوید
ہمان مورکہ [illegible] با یک کاف و نون	چو داغ صنع وارد وصف او کی عقل ما گوید
ز [illegible] نیز [illegible] آن [illegible]	چو زان اوست نتواند کہ وصف آن گیا گوید
ز آنکہ [illegible] ہست [illegible]	ز آنکہ نیز پیدا اند کہ او چون و چرا گوید
ز [illegible] قطرہ عقل کمال کبریا بحری	بقطرہ بحر در گنجد کسی این ماجرا گوید
نگنجد در دماغ عقل اوراکش بیان کرش	کہ ذرہ ہر چہ گوید وصف خورشید از ہوا گوید
نمیداند این غافلان آگہ از و آنکس کہ آگہ شد	گذارد جیز آتش ہر گز کہ او نام خدا گوید

صلی اللہ علیہ وسلم میرے نزدیک میری اولاد اور ماں اور باپ اور مال سے اور
اوس ٹھنڈے پانی سے جو پیاس کے وقت ملے زیادہ تر محبوب ہین اور یہ بھی
اخبارون مین آیا ہی کہ جسوقت زید بن وثنہ کو کفار مکہ مار ڈالنے کے لیے حرم سے
باہر لائے تب ابو سفیان بن حرب نے زید سے پوچھا کہ اے زید قسم ہی تجھے سچ کہہ
کہ اگر اس وقت تیری عوض مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کردون اور تجھکو
چھوڑ دون تو تو اس بات پر راضی ہی زید نے کہا قسم خدا کی مین اس امر کو گوارا نہین کرتا
بلکہ ہرگز نہین چاہتا کہ ایک کانٹے کا درد اوس جناب کو پہونچے اور مین اپنے
لوگون مین آرام سے رہون یہ جان کیا ع یاد ہزار جان مقدس برو فدا + اس محل مین
عاشقان صادق کا ہی غزل ناطق ہین مولوی کافی

جان و دل اوس شہ لولاک پہ قربان کیجے	اونکے قدمون پہ تصدق یہ دل و جان کیجے
مال کیا چیز ہی اک جان کی حقیقت کیا ہی	لاکھ جان فرش رہ مقدم جانان کیجے
بچ گئے جسکے شفاعت کے سبب دوزخ سے	ایسے محسن کا ادا شکر کس عنوان کیجے
آہ جب دولت دیدار ہی ہمکو نہ ملی	کیون نہ اس عمر کو صرف غم ہجران کیجے
سامنے آپ کے ای مہر سپہر رحمت	عرض کیا کیا الم شام غریبان کیجے
شدت رنج و محن جرم و گنہ کی کثرت	یا غم و درد کو اظہار نمایان کیجے
اب تو ای رحمت عالم لب اعجاز کے ساتھ	کافی خستہ دل ریش کا درمان کیجے

روایت ہی کہ جب احد مین آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات فرمانیکا غل ہوا تھا

حور و غلمان سنکے سب اوسکے تماشائی ہوے	جو ہوا محو تجلاے جناب مصطفےٰ
رات دن ہی یہ دعاے کافی شوریدہ حال	کر عطا یا رب تولاے جناب مصطفےٰ
گر جنون بھی ہو تو عشق احمدی کا ہو جنون	ہوا اگر سودا تو سوداے جناب مصطفےٰ

اور مولوی لطف علی نے کہا

عشق محبوب خدا ایدل جسے حاصل نہین	لاکھہ مومن ہو مگر ایمان مین کامل نہین

اور حضرت آشفتہ فرماتے ہین

واجب ہی مجھے آپکی تکمیل محبت	بے شک مرے ایمان کا یہی رکن دوم ہی

اب اوس محبت کے بعض سنیے علما نے بیان کیا ہی کہ محبت موافقت کرنا محبوب کے نساتھہ جمیع احوال مین اور فنا ہونا محب کی صفات کا محبوب کی ذات اور صفات مین اور محو کرنا دل سے اوس چیز کو جو سواے محبوب کے ہی اور محبوب کی طلب مین اور اوسکے شوق دیدار مین عمل کا سفر کرنا اور اوسکے ذکر خیر مین زبان کو شیفتہ کرنا ہی تو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ صدق دل سے ایمان لایا دل اوسکا آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی نہوگا لیکن بعضون نے اوس محبت سے بہت حظ حاصل کیا اور بعضون نے تھوڑا اس مین شک نہین کہ حضرات صحابہ کبار کو اس نعمت عظمی سے حظ کامل حاصل تھا اسواسطے کہ شعر

دہر حق عشق احمد بندگان چیدۂ خود را	بجاصان شاہ می بخشد مئے نوشیدۂ خود را

اخبارون مین آیا ہی کہ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت پیغمبر خدا

تب زید نے بہت زاری اور دعا کی کہ ای پروردگار میری آنکھہ کی بینائی کو لے لے تاکہ
مین بعد اوس محبوب کے دوسرے کو نہ دیکھون **لمؤلفہ**

دیدہ بہر دید روے دلبر ست	ورنہ دیدہ کور بودن خوشتر ست

پس اونکی آنکھہ کی بینائی جاتی رہی سبحان اللہ کیا کہنا یہی لوگ سچے عاشق حضرت خیر الانام ہین عشق و محبت کا دم بھرنا انھین لوگونکا کام ہی لیکن حق یہ ہی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت مین جان و مال بلکہ ہر دو جہان تصدق کر دیا جاوے آپکے احسان بے پایان کی مکافات ہرگز عمل مین نہین آسکتے کیونکہ یہ خود مانند آفتاب نصف النہار کے ظاہر ہی کہ آپکے احسان سے کسی کا احسان بڑہ نہین سکتا نہ آپ سے کوئی شفیق تر ہو سکتا آپ ہی کی توجہ و طفیل سے ہدایت کی راہ ملی اور قیامت مین بھی رستگاری اور مدارج علیا کی رسائی آپ ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوگی آپ نے دنیا مین رشد و ہدایت کے لیے بڑی کوششین کین اور امت عاصی کے واسطے بہت تعب کھینچین حتے کہ تمام تمام رات بیدار رہکر امت عاصی کے لیے دعا و استغفار فرماتے اس ریاضت شاقہ سے پاے مبارک ورم کر جاتے اور قیامت مین بھی بساط شفاعت بچھا کر استی اہتی فرماوینگے اور گنہگاران امت کو آتش دوزخ سے نجات دلا کے بہشت مین داخل کرینگے پس ایسے محسن و مشفق کے مکافات احسان جان و مال سے کیا ہو کون و مکان تصدق کر دیجئے تب بھی کچھہ ادا نہو اور کیونکہ ہو سکتا ہی خود خدای کریم فرماتا ہی اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ یعنی نبی زیادہ لگاؤ رکھتا ہی ایمان والونکو

تو بہت سی عورتین مدینے مین جمع ہوئین اور فریاد کرنے لگین اس مین سے ایک
بی بی انصار کی باہر نکلی اور لاشین اونکے بھائی اور بیٹے اور خاوند کی جو جنگ احد مین
شہید ہوے تھے آگے اوس بی بی کے آئین اونھون نے اون لاشون پہ کچھہ التفات
نکیا کہ وہ کیا ہین اگرچہ لوگون نے اونکو بتایا کہ یہ لاش تیرے بھائی کی اور یہ تیرے بیٹے کی
اور یہ تیرے خاوند کی ہین بلکہ وہ یہی پوچھتی تھین کہ راحت جان عاشقان چارہ
فرماے دردمندان چشم وچراغ عالم سید اولاد آدم صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین لوگون نے
کہا آگے ہین بے اختیار ہوکر دوڑی اور دامن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر کا پکڑ
کے عرض کی مولانا جامی علیہ الرحمۃ

گاہ درد دل سازد گہ درد دیدہ جا	ہر دو جا سے تست ای بدر الدجی
طوبی آمد نزد تو وقت خرام	گر نغرامد سوے طوبی لنا
تا بہر چشمے زراہت سرمہ برد	چشم من دارد غباری از ضیا
من نگویم بندہ خویشم شمار	نیست حکمے بندہ را بر بادشا
خواہم از دل برکشم پیکان تو	لیکن از دل بر نمی آید مرا
پردہ بکشا چون نمودی آن دو رخ	تا رخت بینیم بعد از مرحبا

یا رسول اللہ مان باپ میرے آپ پر فدا ہون جب آپ سلامت ہین مجھکو
میرے دوستون کے مرنیکا کچھہ اندیشہ نہین اور زید بن عبد اللہ انصاری اپنے باغ مین
کچھہ کام کر رہے تھے کہ اوسکے بیٹے نے آکر حضرت کی وفات کی خبر دی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا اور عرض کی

لمولانا جامی علیہ الرحمۃ

روحی فداک ای صنم ابطحی لقب	آشوب ترک و شور عجم فتنۂ عرب
کس نیست در جہان کہ حسنت نہ بیند	ابرو کمال [illegible] ترزہر عجب
دل باد منزل غم و سودا کہ ہر قدمست	آئین عجب [illegible] یزدان یا طرب
تا راحت تو شب ست و خیست آفتاب	ورلالیل والنہ [illegible] آورد روز و شب
ہرکس نیافت جرعہ از جام وصل تو	زین بزمگاہ تشنہ بدر رفت و خشک لب
رفتن بسر طریق ادب نیست در رہت	اما تمیم و ستت [illegible] ادب

فرمائیے قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا قیامت کے واسطے تونے

کیا عمل کیا ہی جو قیامت کو پوچھتا ہی اوسکے لمولفہ

اعمال خیر کا مرے ملتا پتا نہین	حیران ہون بار جرم سے کیون مین دبا نہین
رہتا ہی روز و شب مجھے عصیان کا شغل بس	دکھلاؤن منہ خدا کو یہ لائق رہا نہین

قصہ کوتاہ	ذوق دہلوی
ہی سیاہ بختی سے میری اسقدر نامہ سیاہ	روز محشر پر پڑے گر سایہ اوسکا شب بنے

یا رسول اللہ مینے نماز روزے اور صدقہ قیامت کیواسطے تیار نہین کیا

لیکن خدا کو اور اوسکے رسول کو دوست رکھتا ہون حضرت نے فرمایا تو جسکو دوست

رکھتا ہی اوسی کے ساتھ ہی فطوبیٰ لکم یا ایہا المحبون وبشریٰ لکم

زیادہ اپنی جان سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ ومالہ وولدہ ووالدہ والناس اجمعین یعنی نہین مومن ہوتا ہی کوئی تم مین سے جب تک کہ دوست تر نہون مین طرف اوسکے اوسکے نفس اور مال اور فرزند سے اور اوسکے باپ اور تمامی آدمیون سے پس اس صورت مین ضرور و لازم ہی کہ ہر مومن ہمہ تن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت مین مصروف رہی اور جناب باری سے اوسکی استعانت و خواستگاری

مناجات لمؤلفہ

الٰہی کر عطا عشق محمد مصطفےٰ مجھکو	محمد کی محبت سے سدا رکھہ مبتلا مجھکو
دوا اے جان مشتاقان ہی دیدار رسول اللہ	تڑپتا ہی دل مضطر عنایت کر دوا مجھکو
بہت دن سے تمنا ہی ترے دیدار کی دل مین	و لے محروم رکھتا ہی یہ بخت نارسا مجھکو
اگر یہ دیدۂ ناپاک رویت کے نہین قابل	تو اپنے فضل سے کر دوسری آنکھین عطا مجھکو
نہ تھوکون سلطنت پر ہفت کشور کی کبھی یارب	جو کر دے احمد مختار کے در کا گدا مجھکو
ہماری شومی اعمال وان جانے نہین دیتی	تو اپنے فضل و رحمت سے مدینہ مین بلا مجھکو
شب اندوہ ناکامی بدل دے روز روشن سے	دکھا کر روے انور شہ ہر دو سرا مجھکو
یہان سرمایۂ حسن عمل بالکل ندارد ہی	بھروسا ذات سے تیری ہی بس یوم الجزا مجھکو
لواے حمد کے نیچے اگر فیاض جا پاوین	تو پھر اہوال محشر سے نہو دہشت ذرا مجھکو

اب اوس محبت کا نتیجہ سنو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو کوئی سنت مجھے دوست رکھیگا وہ جنت مین میرے ساتھ رہیگا اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ ایک شخص

روتے تھے اور عاجزی کرتے تھے اور غایت ادب و تعظیم و ہیبت کے سبب
اون کے بدن پر بال کھڑے ہو جاتے تھے ابو ابراہیم نے کہا ہی کہ جس وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو تو ہر مومن پر واجب ہی کہ عجز و انکسار کرے اور مودب
رہے جیسا حضور مین اوس جناب کے مودب رہتے تھے اور انکسار کرتے تھے
اور علامہ خفاجی شرح شفا مین لکھتے ہین مَحَلُّ مَجْلِسِ حَدِیْثِہٖ کَمَجْلِسِہٖ حَیًّا یعنی
آپکی حدیث کی مجلس قائمقام حیات کی مجلس کے کہی گئی عبد اللہ بن مبارک نے بیان
کیا کہ ایک روز امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف پڑھتے تھے اور مین بھی اونکے
پاس حاضر تھا اتفاقاً اوسوقت بچھو نے آپ کو سولہ بار نیش مارا اور اوسکے درد سے رنگ آپکا
زرد ہو گیا لیکن حدیث پڑھنا موقوف نہین کیا جب تمام و کمال حدیث پڑھ چکے اور مجلس
برخاست ہوئی تو مینے پوچھا کہ ای ابا عبد اللہ آج کے روز تجھسے ایک کام عجیب
دیکھا اونسے کہا کہ ہان مینے حدیث شریف کی تعظیم و تکریم کیواسطے صبر کیا
اور مطرف نے بیان کیا ہی کہ جب لوگ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے گھر آتے تو لونڈی
آپ کی باہر نکل کر پوچھتی کہ تم شیخ کے پاس حدیث شریف سننے آئے ہو یا مسائل
پوچھنے اگر وے کہتے کہ ہم مسائل پوچھنے آئے ہین تو لونڈی جا کے کہتی شیخ اوٹھکر
چلے آتے اور مسائل بیان فرماتے اگر وے کہتے کہ ہم حدیث شریف سننے آئے
ہین تو پہلے غسل کرتے اور لباس نیا پہنتے اور خوشبو لگاتے اور چادر سیاہ یا سبز
اوڑھتے اور عمامہ سر پر رکھکر باہر آتے اور ایک تخت بھی اوسکے لیے بیٹھنے کے خاطر

مناجات

یاالٰہی حشر مین خیر الوریٰ کا ساتھ ہو
رحمتِ عالم جناب مصطفٰے کا ساتھ ہو

یاالٰہی ہی یہی درخواست میری التجا
روز محشر شافع روز جزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب قریب نیزہ آوے آفتاب
اوس سزاوار خطاب والضحیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی حشر مین نیچے لوآ احمد کے
سید سادات فخر انبیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی پل کے اوپر بھی بہنگام گذر
دستگیر بیکسان اوس پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب عمل میزان مین تلنے لگے
سید ثقلین ختم انبیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب قیامت مین صفین بٹنے لگین
اہل بیت مجتبیٰ آل عبا کا ساتھ ہو

یاالٰہی شغل نعت مصطفائی مین رہون
جسم مین جان جبتلک میری فنا کا ساتھ ہو

بعد مرنے کے بھی ہی کافی کی یارب یہ دعا
دفتر اشعار نعت مصطفٰے کا ساتھ ہو

اب اوس محبت کی علامتین سنیے کہ منجملہ علامات کثیرہ بڑی علامت آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کرنا اور آپ کے ذکر خیر سے تر زبان رہنا ہی سوا اسکے علامات محبت سے آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بھی ہی کہ آپکے آل اور اصحاب کے ساتھ محبت رکھے اور جسوقت نام مبارک لوے نہایت خضوع و خشوع سے آپ پر درود و سلام بھیجے اور جب آپکا ذکر آوے تو بہت آپ کی توقیر اور تعظیم کرے اور نہایت عجز و انکسار کے ساتھ ہو دب رہے بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جب حضرات صحابہ آپس مین حضرت کا ذکر کرتے تھے تو اوسوقت

بے مقدور زانو زدہ دبستان خاکساری کمینہ گیاگلزمین پھلواری محمد فیاض الدین
ابن معز الدین عفا اللہ عنہما نے مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ و روضۃ الاحباب
و تفسیر رؤفی وغیرہ کتب معتبرہ سے روایات صحیحہ چن چن کر ان اوراق مین جمع کرکے
فہرست عملنامۂ زندگی بنایا اور غلط نامۂ وجود ناپائدار کو اوس سے اصلاح مین لایا
امید فضل الٰہی سے یہ ہے کہ یہ اوراق مختصر سیرت حضرت خیر البشر صلوات اللہ علیہ
و علی آلہ الاطہر یادگار دنیا اور باعث نجات عقبیٰ ہوں اور مقبول اولو الالباب و تحفۂ
مجلس احباب بنین اور چونکہ اس کتاب مین ذکر صفات حضرت خیر الکائنات لکھا گیا ہے
باین لحاظ اگر اسے فیاض الارواح کہین تو بجا ہے فلنسمہ بہ لطفہ بعون اللہ الملک الودود

آئی بہار اب ہر چمن ہے بلبل و گل کا وطن ہے روح حرم نعرہ زن آتے ہین شیخ و برہمن
زاہد سے کہدو یہ سخن ہے فصل گل توبہ شکن گر چاہیے عیش جاودان تو میخوار کا سیکھے چلن
آئی بہار جانفزا لائی گلستان مین صبا پیغام وصل دلربا گل کھلکھلا کر ہنس پڑا
صبح ہوا نے وا کیا ہر غنچے کا بند قبا بلبل یہ کہتی ہے صدا اب مین ہون اور سیر چمن
ابر بہاری جا بجا چھڑکاؤ سا کرنے لگا بدلی گلستان کی ہوا ہر نخل پھولا اور پھلا
تا جان و دل ہو مبتلا مشاطہ بن بن کر صبا سلجھاتی ہے صبح و مسا سنبل کی زلف پر شکن
ساقی جو شوخ و شنگ ہے مست مئے گلرنگ ہے مطرب جو خوش آہنگ ہے ہمنوا چنگ ہے
دل عیش کا اور رنگ ہے غم خستہ دل تنگ ہے بلبل ہے خوش الحان لگی ہے دنگ گل ہے خندہ زن
سونگھین جو پھولونکی مہک بیہوش ہون رومالک دیکھین جو غنچونکی چٹک ہلتی ہے آنکھ کی پلک
برق تجلی کی جھلک روز ازل سے ابتلک آگہ نہ تھا جس سے فلک دیکھے ہین آسیب مرد و زن

باہر لاتے اور اوسپر نہایت عجز و انکسار سے بیٹھکر حدیث شریف پڑھتے اور حدیث
شریف پڑھنے تک سجود بجالاتے رہتے باین توجیہات ذکر میلاد شریف آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی جو منجر آثار محبت اور مثمر اثمار رحمت ہی اسمین کچھہ شک نہین خصوصًا
اس زمانہ فتنہ و فساد مین کہ بسبب بُعد زمانے کے ابنائے روزگار کے اوضاع و اطوار
مین فرق آگیا ہی بغرض یاد دلانے عظمت و جلالت اور بھڑکانے آتش عشق و عقیدت
جناب خاتم رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد اس قسم محافل فیض مشاکل کا مستحسن
و کثیر الخیر نظر آتا ہی قطع نظر اون حکایات جو اس عمل خیر کے مبشر سعادات ہین اہل ہوا لیکے
تو ایک سند کافی ہی جو حدیث کی کتابون مین مذکور ہی کہ جسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
متولد ہوئے ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے ابولہب کو یہ خبر فرحت اثر پہنچائی کہ تیرے
بھائی عبداللہ کے گھر مین فرزند متولد ہوا ابولہب نے یہ مژدہ جانفزا سنکر ثویبہ کو آزاد کیا اور
حکم کیا اس مولود کو شیر دیوے ابولہب نے جو یہ شادی اور سرور اوس مولود محمود کیواسطے کیا
تھی اللہ تعالی نے اوسکے عذاب مین تخفیف فرمائی خاص کر پیر کے دن کا عذاب ابولہب
پر سے اوٹھا لیا پس جو مسلمان اس امر خیر مین سرور اور بذل اموال کریگا اوسکو کیا کچھہ
حصول نہوگا لاکن لازم ہی کہ بدعتون سے یہ محفل خالی ہون مثل تغنی و آلات محرمہ
جو علما سے احداث کیا ہی اوسمین نہون اور چاہیے کہ روایات صحیحہ اور حکایات
[illegible] بیان مین نہ یہ کہ فقط شعر خوانی پر اکتفا کرین بنابرین بندہ بے نصیب فضل و ہنر
بے بہرہ علم و دانش سے بے خبر ادب و تمیز سے دور سرمایہ تصنیف و تالیف سے

وہ اوس عالم مین رونق بخش تھا جو ذکی کہین کو — گیا جنت مین طوبی آپکے سایہ سے ہی قد کا

روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے — کرون کیا وصف اوس فرق تبسم بر سر کا

کشادہ عقدہ باطن مین کافی نام حق اوسکو — کھلا کرتا ہی بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

نہ کم قدر اوسکے شیرازہ بکھر جانے سے ارکان کے — نہ افزون رتبۂ قرآن جزوات مجلد کا

گرافعی بن کے جا نکلے اودھر ابلیس اندھا ہو — ملا ہی قصر اخضر روح کو اوسکے زبرجد کا

اودھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق سے متصل — خواص اوس برزخ کبریٰ مین ہی حرف مشدد کا

کذر وحدت سے کثرت مین نہوتا ذات مطلق کو — نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

بجز اسما ہر کسی کو اک حصار عافیت کا ہو — سمجھے نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کو سد کا

رہے پابوس سے ہفتم فلک پہ منزل کیوان — ترے سجدے سے ہفتم آسمان پر فرق فرقد کا

خدا سے مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندونکو — ترا دست دعا ضامن ہی جب کل کے مقصد کا

ملینگے جسکے گھر عشرت کے سامان ہر جنت — کھلا کا حال است کو ترے انعام بے حد کا

لب گوہر فشان وا ہونگے جب عرض شفاعت کو — تماشا گاہ محشر مین تکینگے نیک منہ بد کا

رہا کعبہ مین تیرے روضہ کے در پر جا پائی — ابی اندوہ سے ہی رنگ تیرہ سنگ اسود کا

نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو — تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گرد کا

عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین — محل باقی رہے اللہ کے قول مؤکد کا

ہوا تجھسا نہو سکتا ہی میرا ہی یہی ایمان — نمانون سما ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

زہی تعریف میری زبان مین آئی ہی تیری — صفاہان تک سخن ہوگا اس تیغ مہند کا

شمشاد نے گلزار سے گلزار نے گلنار سے گلنار لے رخسار سے رخسار نے دیدار سے
دیدار نے گفتار سے گفتار نے رفتار سے رفتار نے دلدار سے سیکھا ہی شوخی کا چلن
ہر لالے کا داغ جگر نرگس کا ہی کحل البصر سوسن زبان حال پر لاتی ہی دل سے یہ خبر
آتا ہی وہ رشک قمر جسکی تجلی دیکھکر زیبا ہی گر تار نظر بنجاے سورج کی کرن
غل ہی یہی ہر چار سو آتا ہی اب وہ ماہرو جسکی تھی ہمکو جستجو کرتے ہین باہم گفتگو
پیمانے سے ملکر سبو مطلب سے ملکر آرزو سبزے سے ملکر آبجو نسرین سے ملکر نسترن
اک لخت خاک گلستان ہی رنگ گل ارغوان بلبل چمن پر ہی زبان ہی شاخ گل پر نغمہ خوان
نشو و نما کہتے ہین ہان ہشیار ہوا ای باغبان آراستہ کر انجمن ؎
باغ جہان آباد ہی یان سرو بھی آزاد ہی قمری نہایت شاد ہی نہ صید نہ صیاد ہی
ہان محفل میلاد ہی وقت مبارکباد ہی جبرئیل کو ارشاد ہی مشہور کر دے یہ سخن

پس راوی شیرین بیان بزبان شہیدی علیہ الرحمۃ والرضوان کہتا ہی

طلوع روشنی جیسے نشان ہو شہ کی آمد کا | ظہور حق کی حجت ہی جہان مین احمد کا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا | نہ تھا نام و نشان جن و ز و ن اس لوح ابجد کا
چمن پیرا کے کن فراش جسکے باغ رنگین مین | بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا | عرب مین شور اوٹھا جسوقت اوسکی آمد آمد کا
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے | نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا
شب و روز اوسکے ماجرا دونکا گہوارہ جنبان تھا | عجب صاحب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

صلائے کرم چونکہ در دادہ شد / جہان جملہ از نور او زادہ شد

خدائے کہ ہستی پدیدار کرد / ز مہر وے این سکہ بر کار کرد

بمہمانی پیشگاہ الست / طفیلی خور خوان او ہر کہ ہست

ز باغ رخش ہشت بستان گلے / دران باغ روح الامین بلبلے

زمین تا فلک یک غبار رہش / ازل تا ابد یک تماشا گہش

اور رسولوں کے گنہگار کہتا ہے اور حقیقت مین معنی حدیث انا من اللہ والخلق من نوری کی بتاتا ہے

ہوئے ہین نور احمد سے زمین و آسمان پیدا / زمین و آسمان کیا ہین خدائی کا نشان پیدا

فروغ روے والا نور سے جہان سارا منور ہے / وجود پاک سے اوسکے نشان بے نشان پیدا

وہی اصل وجود عالم امکان و آدم ہے / کہ جسکے پاس خاطر سے ہوئے ہر دو جہان پیدا

جمال پاک اوسکا مظہر نور الٰہی ہے / خدا کے نور کا سایہ جہان مین ہو کہان پیدا

ترے فضل و کرامت کا بیان کیا ہو انسان سے / ہر اک ذرات عالم سے ہے تیرے عز و شان پیدا

غرض تیرا علو شان ہو مکشوف عالم مین / کیا ہے اسلیے اللہ نے ہر دو جہان پیدا

خدا نے جا بجا قرآن مین کی توصیف ہے تیری / بھلا مخلوق سے ہوے کہان سے وہ بیان پیدا

ختم تیری رسالت پر ہوئے ہین انبیا سارے / نبی الانبیا ہین آپ بے شبہ و گمان پیدا

چراغ بزم وحدت تھی تمھاری ذات والا شان / جہان مین نور و ظلمت کے تھے نام و نشان پیدا

تری جا قدم کی حق نے کھائی ہے قسم واللہ / بشر ہوتا ہے تیری عز و شانکا پھر کہان پیدا

اطاعت تیری ہے عین اطاعت حضرت حق کی / بھلا اس قدر رتبے کا کوئی ہوگا کہان پیدا

پہنچ کے مشکل نہ کچھ کم کہون جو پوان ہزار ونکے
ہوا عالم مین شہرہ میری اشعار مجید کا

ہو فکر نہ ہو جنت عالی مجھ سے معراج کی طالب
میسر ہو طواف اے کاش مجھکو تیری مرقد کا

کبھی نزدیک جاکر آستانہ پر ملون آنکھین
کبھی گرد ور بیٹھون مین کرون نظارہ گنبد کا

فراغ دل سے گر وان زندگی کا کوئی دم گذرے
حسد ہو خضر و عیسی کو مری عیش مخلد کا

مدینہ کی زمین سے گر نہ لائق ہو مرا لاشا
کسی صحرا مین ویران کے طعمہ ہون مین ہم اور دد کا

تمنا ہے درختون پر تیرے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جسوقت ٹوٹے طایر روح مقید کا

خدا سے ہم لقا ہی شہید کی کسی محبت سے
زبان پر جسدم نام آتا ہی محمد کا

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ اجمعین مادامت الدنیا الی یوم الدین

مسلمانو دلائل گکا گر سنو کہ جب سے ذات واجب الوجود اور معبود مطلق کے نام و نشان اس عالم فانی کا موجود نہ تھا تب وہ یگانہ مطلق کو یہ منظور و محبوب ہوا کہ اپنا ایک حبیب پیدا کرے [illegible] تنہائی خلوت خانہ وحدت مین نرد عشق ساتھ اوس کے کھیلے پس اوس نے نور کرامت گنجور خواجہ عالم شفیع بنی آدم احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور اوس نور منور اور جوہر مطہر کو بطرح مناسب جانا پرورش فرمایا پھر جب دیکھا کہ بغیر پیدا ہونے وجود اسکے اپنا اسما و صفات پہچانے نہ جاتے اور اوس حبیب مکرم کے عز و شرف معنی مشہور نہ ہونگے بنا بر ان تب ہی عالم کی پیدایش کی توجہ فرمائی اور اوس نور کمال السرور سے دنیا و مافیہا پیدا کیا الغرض جو کچھ پیدا کیا ہے سو اوسی کے طفیل سے ہی اور حقیقت محمدیہ [illegible] کائنات یا مین معنی کسی نے کیا خوب کہا

محمد [illegible] عالم طفیل
کہ مقصود او لیود باقی طفیل

مدارج مین لکھا ہی کہ خلیل خلت سے ہی بمعنی حاجت حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کیطرف محتاج و مفتقر تھے بابین سبب خداوند تعالی نے آپ کو خلیل پکڑا اور حبیب فعیل ہی یعنی صفت مشبہ بمعنی فاعل و مفعول پس آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم حبیب تھے بدون کسی غرض کے اور بعض عالمون نے فرق کرنے مین درمیان خلیل و حبیب کے یہ کلام لطیف بیان کیا ہی کہ جسکا کام خدا کی رضامندی سے ہوتا ہی وہ خلیل ہی اور فعل خدا کا جسکی رضامندی سے ہوتا ہی وہ حبیب ہی لیکن جبکہ وہ محبوب الہی کو مقام عبدیت بہت پسند تھا اور صوفیہ کے نزدیک اس مقام سے بالاتر کوئی مقام نہین اسلیے آپ اپنا بالکل کام خدا پر سپرد کیے تھے اور رضاے مولی کو از ہمہ اولی جانتے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جلشانہ سے جو مانگتے سو ملتا کیونکہ آپ ہی کے لیے یہ کل کائنات پیدا کیا گیا جیسا کہ روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ خداے کریم نے شب معراج مین ارشاد کیا ہی کہ انا وانت وما سوے ذلك خلقتها لاجلك یعنے ای محمد مقصود مین اور تو اور سب مخلوق واسطے تیرے ہی اور دوسری حدیث مین یون وارد ہوا ہی کہ لولاك لما خلقت الافلاك یعنی اگر نہین پیدا کرتا مین تجھکو ای محمد ہر آئینہ نہین پیدا کرتا مین آسمانون کو اور ایک روایت صحیح مین اسطرح آیا ہی کہ لولاك لما خلقت الجنۃ والنار یعنی اگر نہین پیدا کرتا مین تجھکو ای محمد ہر آئینہ نہین پیدا کرتا مین بہشت اور دوزخ کو مولف گنہگار غفر اللہ لہ کہتا ہی کہ بہشت اور دوزخ آسمان و زمین چاند و سورج ستارے اور انبیاء و اولیاء وغیرہ کل کائنات کی پیدایش اس قبیل سے ہی جسطرح کہین کسی بادشاہ یا امیر کا جلوہ نمائی

ادا اوصاف ہوئے تیرے نہو یکحرف بھی ہرگز	اگر ہر رونگٹے سے ہو دو صد ہا زبان پیدا
شفیع المذنبین فیاض اوسکی اک عالی ہی	جو اوسکی راہ پر ہوئے نہو اوسکو زیان پیدا

فی الواقع اگر سید الثقلین اوس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی منظور نہوتی تو عالم عالم وجود مین نآتا جیسا کہ سلمان کی حدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل مین آیا ہی کہ حضرت جبرئیل آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے اور پس از اداے شرایط آداب عرض کرنے لگے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپکا پروردگار فرماتا ہی کہ مین نے ابراہیم کو خلیل اور تجھکو حبیب کیا اور کسی مخلوق کو گرامی تر تجھسے نہین پیدا کیا اور مینے دنیا اور اہل دنیا کو نہین پیدا کیا ہی مگر اس لیے کہ تیری بزرگی اور منزلت جو میرے نزدیک ہی اوسکو پہچنوا دون اگر تو نہوتا تو دنیا کو مین پیدا نکرتا یہان سے رتبہ محمدی سمجھنا چاہیے کہ خدا کے نزدیک آپکی کس قدر قدر و منزلت ہی اور آپسے خدا کو کسقدر حب و الفت غالبًا یہی حب کے تقاضے سے خداے کریم نے آپکو حبیب سے تسمیہ فرمایا ہی اور سوے آپکے کوئی اس خطاب گرامی سے مخاطب و مخصوص نہین ہوا ہی الا آپکی امت مین سے جس نے آپکی پیروی کی ہی خداے عزوجل نے اوسکو اپنا محبوب کر لیا ہی بموجب آیہ کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنے تو کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تمکو چاہے + اگرچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ ہین مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ خلت اور محبت کے درمیان فرق زمین و آسمان ہی جیسا کہ

خطاب کیا نور و شمع کا سایہ نہین ہوتا ہی اور شمع کا رو پشت سے یکسان نظر آتا ہی
اگر وہ سراج منیر سے چراغ تابان مراد رکھین تو معنی یہ ہو کہ وہ چراغ اعظم مستفید نور ہی
ذات اقدس الٰہی سے اور دوسرے افادۂ انوار کرتے ہین اوسکی روشنی سے اگر وہ
سراج منیر سے آفتاب مراد رکھین تو یہ مطلب نکلے جس طرح آفتاب عالم اجسام مین
افادہ انوار کا کرتا ہی اور مستفید نہین ہوتا اپنے غیر سے اوسی طرح ذات پاک محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم افادۂ انوار فرماتی ہی اور استفادہ نہین کرتی کسی سے سوائے تقدس
الٰہی جلشانہ کے اگر اس اعتبار سے قمر کی تشبیہ دیوین تو بھی درست ہوئے چنانچہ اخبارون
مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شرح پر فتوح اوس عالم مین نبیون کی روحون کو
علوم الٰہیہ پہنچاتی تھی جس طرح دنیا مین اور ہر ایک سے نبی آدم کے مبعوث و مرسل
ہوئے ہر چند نبوت تمام نبیون کی علم الٰہی مین ثابت اور موجود تھی لیکن نبوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان ملایک اور ارواح کے ظاہر اور معلوم تھی باین معنی آپ نے
فرمایا کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد یعنی مین نبی تھا اور آدم درمیان روح
و جسم کے تھے اور دوسری حدیث مین آیا ہی انی عند اللہ وخاتم النبیین وآدم
لمنجدل فی طینته یعنی مین بے شک بندہ خدا اور خاتم انبیا تھا اور آدم اپنی
مٹی مین لتھڑے ہوئے تھے اور ایک روایت مین یون وارد ہوا ہی کنت
نبیا وآدم بین الماء والطین یعنی تھا مین نبی اور آدم علیہ السلام تھے آب و گل مین
نقل ہی کہ جب وہ نور منور پیدا کیا گیا اور اوس نور سے انبیا کے نور نکالے گئے

منظور ہوتا ہی تو آگے اسکے کہ وہ جاوے اترنیکو ہوتے لشکر سوار و پیادہ امیر و وزیر
مصاحب و خادم صف باندھے کھڑے ہوتے ہین اور خیمہ وغیرہ کھڑا کیا جاتا ہی۔
اور عیش و عشرت کے سامان اور دوسرے لوازمہ موجود رکھا جاتا ہی اسی طرح جب کسیکا
اپنے محبوب کی خاطرداری مرکوز ہوتی ہی تو وہ بھی حتی الامکان مجلس و باغ آراستہ
اور دوسرے لوازمہ تیار اور موجود کرتے ہین کوتاہی نہین کرتا ہی پس جبکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سرور عالم اور محبوب الٰہی تھے اونکے واسطے خداے کریم نے
اٹھارہ ہزار عالم کو پیدا کیا اور آپکے وجود باوجود سے ہر فرد کائنات کو شرف و مستفید
فرمایا یہ شرف و افاضہ کی قسمین بہت ہین اوسکی شرح و تفسیر سے زبان بیان قاصر ہی
قصہ کوتاہ ذات پاک محمدی مظہر انوار الٰہی ہی اور خلایق مظہر انوار رسالت پناہی
قول الٰہی اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ روشنی ہی آسمانون کی اور زمین کی
وہی معنی کیطرف اشارت کرتا ہی یعنی نہین ہی آسمان و زمین مین مگر نور الٰہی کہ سارے
ہی تمام کائنات کے درمیان اور وہی ہی سر وجود و حیات و کمال اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مظہر اتم اور واسطہ ظہور ہین اوسی نور کا اور جمیع اہل عالم مقتبس اور مظہر ہین
آپکے انوار جمال کے فی الواقع اگر حجاب بشریت حائل نہوتا تو آپ کے جمال جہان آرا
کیطرف دیکھنا محال ہوتا غالباً یہی سبب ہی آپکا سایہ نہونے کا اور روشنیت
سے اندھیرے اوجالے مین برابر دیکھنے کا بھلا کیون ایسا نہو وہ جسم لطیف
ہمہ تن نور تھا شمع کا سا چنانچہ خداوند تعالی نے بھی آپ کو نور و سراج منیر کر کے

باینوجہ سب انبیار نے شب معراج مین آپکی اقتدا کی ہی اور قیامت مین سب آپکے
جھنڈے کے نیچے ہوونگے بالفرض اگر حضرت آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ او موسیٰؑ اور
عیسیٰ علیہم السلام کے زمانے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانیکا
اتفاق ہوتا تو اونکو اور اونکی امت کو آپ پر ایمان لانا اور آپ کی یاری کرنا
واجب ہوتا کیونکہ حق تعالی نے اون سے اوسی کا عہد لیا ہی اور جب انبیار اصل
اور متبوع ہین بنابر اللہ تعالی نے امت کا ذکر نکر کے انبیار کے ذکر پر کفایت فرمایا ہی
الغرض جب آفریدگار تعالی و تقدس کو منظور ہوا کہ حقیقت محمدیہ علیہ افضل الصلوٰۃ
واکمل التحیۃ کو جسماً وروحاً دنیا مین ظاہر فرماوے اور شرف و منزلت محمدی کو
درمیان اہل عالم کے صورتاً و معنیً پھیلاوے پس داعی ترکیب قالب آدم خاکی نہاد
ہوا اور نور محمدی کو حضرت آدمؑ کی پیشانی انور مین اور ایک روایت مین ہی کہ حضرت
آدمؑ کی پشت مبارک مین امانت کیا تفسیر روفی مین تفسیر بحر العلوم وغیرہ سے
نقل کیا ہی کہ وقت روح ڈالنے جسم آدمؑ مین حضرت آدمؑ کو عطسہ آیا تو الحمد للہ کہا
جواب یرحمک ربک سنا اوسدم نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم جبین مبین مین اونکی
متحرک تھا اسطرح جیسے سوتی کو سوتی پرکھسین حضرت آدمؑ نے کہا خداوندا یہ
آواز کیا ہی خطاب ہوا کہ یہ نور تیرے فرزند کا ہی جو پیغمبر آخر الزمان صلعم کا حضرت آدمؑ
کے دل مین تمنا ہی مشاہدہ نور محمدی مشتغل ہوئی اوس نور نے بسر انگشت مسبحہ
اونکی انتقال کر کے جلوہ دکھایا حضرت آدمؑ نے جو آیت اظفار مین نور سید ابرار مشاہدہ کیا

تو پروردگار تعالی و تقدس نے اوس نور مقدس کو حکم کیا کہ نبیون کے نورونکی طرف
دیکھے پس جب نظر کیا انبیاء علیہم السلام کے انوار کو ڈھانک لیا سچ ہی جب آفتاب
طلوع ہو تارونکی روشنی اور چمک کہان قایم رہے یہی سبب ہی کہ جب آپ مبعوث
ہوے سارے ادیان منسوخ ہوگئے گو نبوت بذات نبی قایم رہی بعد اوسکے
سارے انبیا نے درگاہ خداوندی مین عرض کی کہ خداوندا یہ کون ہی جسکے نور نے
ہمارے نورونکو چھپا لیا ہی اللہ جلشانہ نے فرمایا کہ یہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہی
اگر تم لوگ اوسپر ایمان لاؤ تو تمھین درجہ نبوت سے مشرف کرینگے پس اون سبھون نے
عرض کیا کہ خداوندا ہم اوسپر اور اوسکی نبوت پر ایمان لائے خداوند عالم نے ارشاد کیا
کہ مین تم پر گواہ ہوا یہ معنی ہی قول الہی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ
مِّنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ الخ کے یعنی اور جب لیا اللہ نے قرار نبیون کا کہ جو کچھ مین نے
تمکو دیا کتاب اور علم پھر آوے تم پاس کوئی رسول کہ سچ بتاوے تمھارے پاس والے کو
تو اوسپر ایمان لاؤگے اور اوسکی مدد کروگے فرمایا کہ تمنے اقرار کیا اور اس شرط پر لیا
میرا ذمہ بولے ہم نے اقرار کیا فرمایا تو اب شاہد رہو اور مین بھی تمھارے ساتھ
شاہد ہون تمام مفسرین اس آیت پر ہین کہ مراد اس رسول سے محمد ہین صلی اللہ علیہ
وسلم اور نہین بھیجا اللہ تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر یہ کہ ذکر کیا اوس سے محمد کا اور فرمایا
اوس جناب کے اوصاف اور لیا اوس پیغمبر سے میثاق اپنی عہد اوپر اس بات کے کہ اگر
زمانہ آپکا پاوین آپ پر ایمان لاوین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہین

بالآخر وہ نور مقدس نے حضرت آدم علیہ السلام کے تمام اعضا مین سرایت کی یہان تک
کہ حضرت آدم علیہ السلام کا سارا بدن اوس نور سے نورانی ہو گیا خداوند عالم نے
اوس نور کی برکت سے حضرت آدم کو تمام مخلوقات کے نام تعلیم کیے اور تمام فرشتون کو
اونھین سجدہ کرنیکے لیے حکم دیا پس سبھون نے سجدہ کیا الا ابلیس لعین نے سجدہ نکیا
اسی جہت سے مطرود درگاہ خداوندی اور مردود بارگاہ لم یزلی ہوا پھر وہ نور مبارک
حضرت آدم سے اصلاب طیبات اور ارحام طاہرات مین درجہ بدرجہ منتقل ہوکر
حضرت کے والد ماجد عبداللہ کو پہنچا اور عبداللہ سے منتقل ہوکر حضرت کی والدہ
ماجدہ آمنہ خاتون کے رحم مبارک مین آیا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے
نسب ماجد کا ذکر فرماتے تو معد بن عدنان سے آگے نہ بڑھتے بلکہ آگے بڑھنے
والے کی نسبت کذب النسابون فرماتے فاقول مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
واسمہ شیبۃ الحمد بن ہاشم واسمہ عمرو بن عبد مناف واسمہ المغیرۃ ابن
قصی واسمہ مجمع بن کلاب واسمہ حکیم بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر
واسمہ قریش بن مالک بن النضر بن کنانۃ بن خزیمۃ بن مدرکۃ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اور یہ بات بالتحقیق
ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسمٰعیل کی اولاد سے ہین اور حضرت
ابراہیم اور نوح اور ادریس علیہم السلام آپ کے اجداد سے ہین اور اللہ تعالیٰ نے
آپ کی برکت سے اس نسب شریف کو زنا سے پاک رکھا جو جاہلیت کے زمانے مین

فی الحال انگشت سبحہ اوٹھا کر کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً
عبدہ ورسولہ اوسی دن سے یہ سنت درمیان اولاد کے اونکے جاری ہو گئی القصہ
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ای آدم جس کا بیٹا غیب سے حضور مین آتا ہی کچھ تحفہ بیٹے کا لا
فرزند ارجمند کو کیا تحفہ دیگا حضرت آدم نے عرض کی کہ الٰہی میرے پاس سوا الحمد کے
دوسری چیز نہین یعنے ثواب اوس حمد کا اوس فرزند دولتمند کو دیا حق تعالیٰ نے اوس
ثواب کی لوا بنائی اور اوسکو مسمی بلوا الحمد کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا
نقل ہی کہ جب اوس لوا کو میدان عرصات مین حاضر کرینگے ندا کرنیوالا ندا کریگا این النبی
العربی القرشی المکی الحرمی التہامی محمد بن عبد اللہ خاتم النبیین و سید المرسلین
وامام المتقین ورسول رب العلمین پھر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
لاوینگے اور اوسکو دست مبارک مین لینگے پھر تمام انبیا حضرت آدم سے عیسیٰ تک
علیہم السلام ساتھ تمامی صدیقین اور شہدا اور صلحا اور عرفا کے حوالی اوس لوا
کے مجتمع ہونگے پھر واسطے ہر ایک کے اون فرقہ سے حلہ اور تاج حاضر ہوگا اور واسطے
جناب مقدس سلطان الانبیا سند الاصفیا امام کل سید رسل خواجہ کونین رسول ثقلین
احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج لوائی لا کر فرق ہمایون پر رکھینگے اور لباس
حریر سبز زیب تن فرماینگے اور ستر ہزار لوا آگے آگے آنحضرت کی جلو مین لیجاوینگے اور لوا
الحمد کو جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کے حوالہ کرینگے لا محالہ۔

روز محشر کیون نہ کل عالم کا وہ سردار ہو جس کا ایسا ہو علم ایسا علمبردار ہو

تخت اولٹ گئے اور اوس رات کو سارے مکانات مین دنیا کے روشنی پھیل گئی
بالکل جہان نور ہی نور ہو گیا اور شیطان آسمان پر جانے سے روک دیا گیا اور چوپایے
جانورونکو گویائی عنایت ہوئی اون سب نے کہا بخدا ے کعبہ نطفہ زکیہ محمدیہ ماکے پیٹ
مین آیا یہ شخص امان دنیا اور چراغ روے زمین ہے بہترین امت پر مبعوث ہوگا اور سب
چوپاے اور دو پاے چرند پرند آپس مین بشارت دینے لگے اور دریائی جانور ایک دوسرے کو
خوشخبری سناتے کہ وقت وہ آیا کہ ابو القاسم پیدا ہون یہ بھی اخبارونمین آیا ہی کہ جس سال
آپ حمل مین ہوے اوس سال مین باران رحمت نے نزول کیا درختونکو سبز و شاداب
کر دیا بہت خیر و برکت شامل حال قریش کے ہوئی قحط دفع ہوا اونکے چارپاے جو دبلے
ہو گئے تھے فربہ و مست ہو گئے حتی کہ غایت انبساط سے قریش نے اوس سال کا نام
سنۃ الفتح والابتہاج رکھا بی بی آمنہ فرماتی ہین کہ مین حاملہ ہوئی لیکن کچھ بار بوجھ
جیسے عورتونکو ایام حمل مین ہوتا ہی مجھکو ہرگز نہوا اور اثر حمل ظاہر نتھا جب مدت حمل میری
چھہ مہینے کو پونہچی خواب مین دیکھا کہ کوئی کہتا ہی اے آمنہ درخت امید تیرا بار آور ہوا
ہی ساتھہ بہترین اہل عالم کے جب پیدا ہو تو نام اوسکا محمد رکھیو اور اپنے حال کو چھپائیو
اور یہ بھی آمنہ سے مروی ہی کہ حمل کے ہر مہینے مین آسمان و زمین سے ایک آواز میرے کان مین
آتی تھی کہ اے آمنہ تجھکو بشارت ہو کہ اب وقت ظہور ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم
کا نزدیک ہی جو مبارک اور نیک ہی اور وہ بغایت ضعیف ہی الغرض جب زمانہ
ظہور کرامت گنجور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب ہوا اور آپکی والدہ ماجدہ کو درد زہ

جاری تھا چنانچہ فرمایا آپ نے خرجت من الاصلاب الطاہرۃ الی الارحام الطاہرات
یعنی نکلا مین پاکیزہ صلبون سے آدم علیہ السلام سے عبد اللہ تک طرف رحمون کے البتہ رحم
کہ پاکیزہ تھے [illegible] رہی ہو کہ عادت الٰہی اس طرح پر جاری تھی کہ حضرت حوا کے ہر وضع حمل
مین دو فرزند [illegible] لڑکا جوڑوان پیدا ہوتے تھے لیکن شیث علیہ السلام جو جناب
خاتم [illegible] بزرگوار تھے وہ تنہا پیدا ہوئے یہی آیا ہو کہ ہوئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible] اور کوئی فرزند تھا اور نہ آمنہ کے پیٹ سے دوسرا کوئی فرزند
پیدا ہوا [illegible] کہ شب جمعہ مین ذرہ محمدیہ علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیۃ صدف
بطن آمنہ مین قرار پایا اسی وجہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جمعے کی رات کو شب قدر
سے افضل [illegible] تھے کیونکہ جو خیر و برکت اوس شب متبرکہ مین فایض و نازل ہوئی
کسی شب مین [illegible] اور قیامت تک نہوگی اور کیون نہو کہ مادہ جمیع خیر و برکت کا اوسی مبارک مین
رحم متبرکہ آمنہ مین قرار پایا اس اعتبار سے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شب ولادت کو
بھی شب قدر سے افضل سمجھا تو بیجا ہوا اخبارون مین آیا ہی کہ اوس رات کو ملک اور
ملکوت مین [illegible] آیا کہ تمام عالم کو انوار قدس سے روشن کردین اور فرشتے زمین و آسمان کے
مسرت [illegible] اور خازن بہشت کو حکم ہوا کہ دروازے بہشت کے کھولے
اور تمام [illegible] سے معطر کرے اور زمین و آسمان کے سب طبقات مین بشارت
دیجاوے [illegible] رات نور محمدی سے بی بی آمنہ کا رحم مبارک منور ہوا روایت ہی
کہ اوس شب کی صبح کو تمام روے زمین کے بت اوندھے گر پڑے اور پادشاہان روے زمین کے

مظہر نور خدا صل علیٰ پیدا ہوے
مقتدا و پیشوا صل علیٰ پیدا ہوے

یعنی احمد مجتبیٰ صلی علیٰ پیدا ہوے
آج فخر انبیا صل علیٰ پیدا ہوے

شافع روز جزا صل علیٰ پیدا ہوے

آج محبوب خدا صل علیٰ پیدا ہوے
پیشواے انبیا صل علیٰ پیدا ہوے

منبع جود و سخا صل علیٰ پیدا ہوے
زینت ارض و سما صل علیٰ پیدا ہوے

رونق ہر دو سرا صل علیٰ پیدا ہوے

انس و جان ارض و سما مخلوق ہین جنکے سبب
سر جھکاتے ہین ملائک جنکے آگے با ادب

ہین وہ ختم المرسلین محبوب رب مقبول رب
حامد و محمود و احمد خاص ہین جنکے لقب

وہ محمد مصطفےٰ صل علیٰ پیدا ہوے

جسم اطہر کیا سراپا ہی مجسم ایک نور
منعکس ہی جسکے انوار ہر طرف نزدیک و دور

سب سے پہلے بخشوائینگے جو امت کا قصور
حضرت آدم سے جن حضرت کا تھا پہلے ظہور

اب وہ ختم الانبیا صل علیٰ پیدا ہوے

جنکے مقدم سے ہوا رنگ رخ کفار زرد
بت پرستی ہوگئی جنکے سبب یکبار گرد

جنکے نام پاک سے ہوتا ہی دل کا دور درد
نور سے جنکے ہوئی تھی آتش نمرود سرد

آج وہ نور خدا صل علیٰ پیدا ہوے

جنکے صاف اوصاف ثابت ہین کلام القرآن سے
کیون نہ اونپر ہو فدا ہر اک بشر سو جان سے

توبۂ آدم ہوئی مقبول جنکی شان سے
نوح کی کشتی بچی جنکے سبب طوفان سے

شروع ہوا آپ تنہائی سے گھبرائین پھر ایک آواز خوفناک نے آپ کو ہیبت
مین ڈالا اوسوقت ایک طائر سفید نے آپکے دل کو ملا اور ملتے ہی وہ خوف و ڈر دور ہوا
بعد اوسکے ایک پیالہ شربت سفید سے بھرا ہوا آپکے سامنے آیا آپ نے اوسے
نوش فرمایا اور پیتے ہی آپ کو قرار و سکون حاصل ہوا بعد اوسکے ایک نور
بلند ہوا اور چند عورتین بلند قامت مثل بیٹیان عبد مناف کے حاضر ہوئین
اون عورتون مین سے ایک نے کہا کہ مین آسیہ فرعون کی اہلیہ دوسری بولی مین
مریم عمران کی بیٹی ہون اور یہ عورتین حورین ہین آمنہ فرماتی ہین کہ حال
پھر دشوار ہوا اور ہر ساعت ایک آواز بہ نسبت آواز سابق کے خوفناک تر
مسموع ہونے لگی اتنے مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک دیبا سفید درمیان آسمان و
زمین کے دراز کھینچا گیا ہے اور کچھ لوگ آفتابے اور ابریق چاندی کے لیے ہوئے آسمان و
زمین کے بیچ مین معلق کھڑے ہین بعد اوسکے طائران زمرد منقار یاقوت بازو نے
آکر اپنے پرون سے میرے حجرے کو چھپا لیا اور مشارق و مغارب ارض کے مجھے دکھائی دیا
اور مجھے تین علم منصوب نظر آئے ایک مشرق کیطرف اور مغرب کیطرف اور ایک کعبے
کے اوپر پھر مجھے درد زہ ہونے لگا اور بقول مشہور بارھوین تاریخ ربیع الاول کی
جس سال مین قصہ اصحاب فیل واقع ہوا تھا صبح صادق کے وقت پیر کے دن ابتدائے
حمل سے بعد گذرنے نو مہینے کامل کے پاک و صاف ختنہ کیے ہوئے
اور آنول نال کٹے ہوئے

جمال باکمال کی روشنی سے زمین سے عرش بریں تک روشن ہوگیا چنانچہ واسطے اقتباس اوس انوار کے ستارگان آسمان مائل بزمین ہوگئے یہان تک کہ گمان ہوتا تھا سر و فہر ٹوٹ پڑینگے آمنہ فرماتی ہین کہ بوقت ولادت آپکے مجھسے ایک نور نکلا جسکی روشنی سے مینے مکہ معظمہ مین بیٹھے ہوئے ملک شام کے قصر و مکان کو دیکھہ لیا اور جب آپکے روے انور پر نظر کی تو مجھے مانند چاند چودھوین رات کے دکھائی دیا اور بدن مبارک سے جو خوشبو مشک اذفر کے آرہی تھی اوس سے میرے مشام جان معطر ہوگیا راقم کہتا ہی کہ مدینہ سے ہنوز وہ رائحہ روح پرور آتا ہی دماغ ارادت چاہیے تاکہ اوس خوشبو سے عطر آسودہ ہووے لیکن ظاہر و ثابت ہی کہ یہ تشبیہہ بسبب عرف و عادت ہی ورنہ عالم مین کوئی چیز ایسی نہین جو آپکے صفات خلقیہ کے معادل ہو اور اوصاف خُلقیہ کے مماثل ٹھہرے اور کیونکر ہوسکتا ہی جسطرح آفریدگار عالم اپنی ذات و صفات مین یکتا ہی اوسیطرح اوسکے حبیب بھی کمالات صوری و معنوی مین بے ہمتا ہی دیکھیے اللہ جلشانہ نے آپکی شان مین فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ یعنے جو لوگ ہاتھہ ملاتے ہین تجھسے وے ہاتھہ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتھہ اوپر ہی اونکے ہاتھہ کے وَمَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے اور جسنے حکم مانا رسول کا اوسنے حکم مانا اللہ کا سواے اسکے خداوند کریم نے آپکی مدح و ثنا کا خطبہ پڑھا ہی اور اپنے اکثر نامون سے جس طرح رؤف رحیم وغیرہ ہین آپ کو تسمیہ فرمایا ہی اور آپ کو بشارت مغفرت ذنوب گذشتہ و آئندہ دیا ہی اور سوا آپکے اس کرامت سے کسی نبی کو مشرف و ممتاز نہین فرمایا ہی

آج وہ ہی نا خدا صل علی پیدا ہوے

جنکی پابوسی کی رکھتے ہیں ملایک آرزو
دست بستہ عقل کل جنکے کھڑی ہو روبرو
سب نبی سے حق نے دی ہی جنکو بڑھکر آبرو
ای خضر تجھی تمکو جنکی پیروی کی آرزو

لو وہ رہبر رہنما صل علی پیدا ہوے

رہنما و سید عالم حبیب کبریا
رحمۃ للعلمین و شافع روز جزا
خاتم پیغمبران و سرور ہر دو سرا
ہر نبی کی جو شب معراج میں ہونگے مقتدا

وہ امام و پیشوا صل علی پیدا ہوے

کیوں نہ فرط شوق سے سرور کہیں سجدے میں آج
کیوں نہ شکر حق خوشی سے ہم کریں سجدے میں آج
کیوں نہ سب مخلوق بیخود ہو رہیں سجدے میں آج
کیوں نہ بت ساری خدائی کے گریں سجدے میں آج

مظہر نور خدا صل علی پیدا ہوے

میں سناتا ہوں خوشی سے اک بشارت عاصیو
پیشتر سب کے کرینگے جو شفاعت عاصیو
جنکے ہی شق القمر اک ادنی جرأت عاصیو
رجعت خورشید بھی ہی جنکے طاقت عاصیو

آج وہ شمس الضحی صل علی پیدا ہوے

نعت حضرت میں بشر کے ہی دلا قاصر زبان
سست گویا راے وصف ساقی کوثر کہاں
کسکی طاقت ہی کرے جو انکے رتبے کو بیان
لطف خاطر خود کریگا جنکے خلاق جہان

وہ حبیب کبریا صل علی پیدا ہوے

سبحان اللہ آج وہ آفتاب عالمتاب نے ساحت حدوث پر جلوہ ظہور دکھلایا جسکے

خداے تعالی آپ پر مع ملائکہ رحمت بھیجتا ہی اور مومنونکو آپ پر درود وسلام
بھیجنے کے لیے امر کیا ہی تاکہ منتشر و مشہور ہو فضیلت آپکی درمیان عوالم علوی اور سفلی
کے سوا اسکے پروردگار نے ندا کیوقت آپکا نام لیکے نہین پکارا اور بندونکو اسطرح پکارنے سے
منع کیا جب نوبت خطاب کی آپ پر آئی آپکو وصف نبوت وصفت رسالت سے یاد فرمایا
جیسا کہ کہا یا ایہا النبی یا ایہا الرسول برخلاف دوسرے نبیونکے جب اونہین یاد کیا
نام لیکے پکارا کہ یا آدم یا نوح یا موسیٰ یا عیسیٰ اور اسمین کہ یا ایہا المزمل یا ایہا المدثر
آثار ملاطفت ورحمت سے وہ چیز ہی کہ ارباب ذوق واہل محبت پر ظاہر ہی ازین قبیل
بہت سی آیات قرآنی متضمن فضل وکرامت حضرت رسالت پناہی ہی اور حقیقت مین
تمام قرآن بعد حمد وثناے پروردگار مبین وصف وکمالات احمد مختار ہی جیسا کسی
عاشق نے اوس طرف اشارت کی ہی لابعلمہ

سورهٔ واللیل دیدم وصف گیسوے شماست | والضحی خواندم سراسر نسخهٔ روے شماست
پایہ پایہ تا بسوے قاب قوسین آمدم | چون نظر کردم صفات طاق ابروے شماست
دیدہ ام بسیار در تفسیر مازاغ البصر | شرح چشم مست شور انگیز جادوے شماست
حرف حرف سورهٔ یوسف فرو جستم شبے | ذرہ از آفتاب حسن دلجوے شماست
بانگ طسین و طہٰ ہا خال بین اندر جہان | چون بگوش جان شنیدم از سر کوے شماست
آن روایتہا کہ میگویند از خلق عظیم | وفتر اخلاق خواندم سر بسر خوے شماست

المختصر ممدوح خالق کے فضل وکمال کو مخلوق کہان تک شرح کر سکتا ہی

اسلیے سب پیغمبر قیامت مین نفسی نفسی پکارینگے اور آپ بلا خوف و خطر امتی امتی فرماتے
اور خدا ہی تعالی نے آپکے لیے وعدہ عطاے نعمت غیر متناہی کیا ہی اور آپکی متابعت
مستلزم محبت اپنا ٹھہرایا ہی اور آپ کے ذکر کو اپنے ذکر کا ہم پہلو گردانا ہی یہان تک کہ
خطیب اور مصلی نہوگا جو یہ نہ کہتا ہو کہ اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد رسو
ل الله سوا اسکے جسوقت کوئی بدبخت آپکی شان مین گستاخانہ لفظ زبان پر لایا ہی حق تعالی
قسم یاد کرکے اوس طاعن بے ادب کا جواب دیا ہی اور فرشتون کو بھیجکے لڑائی مین
آپکی تائید کی ہی اور آپ کی مدت حیات و زمان و مکان کی قسم کھائی ہی اور یہ قسم کھانی
اس قبیل سے ہی جس طرح محب اپنے محبوب پر سوگند کھاتا ہی اور کہتا ہی تیرے سر کی قسم
اور تیرے حیات کی قسم کہا ابن عباس نے کہ پیدا نہ کیا پروردگار نے کسیکو گرامی تر اپنے نزدیک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوگند یاد کی حضرت حق نے اوس جناب کی حیات کی نہ کیا اوسکے
غیر کی اور کہا ابن الجوزا نے کہ سوگند نہین یاد کی حضرت حق جل و علا نے کسیکی حیات
پر سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ فرمایا حضرت عمر بن الخطاب
نے کہ یا رسول اللہ مان باپ میرے آپ پر سے فدا ہون تحقیق پہنچی ہی فضیلت تمہاری
خدا کے نزدیک اس مرتبے کو کہ قسم کہاتا ہی خدا تمہاری حیات کی نہ یہ کہ تمام انبیاء کی حیات
کی اور پہنچی ہی فضیلت تمہاری خدا کے نزدیک اوس حد کو کہ قسم کہاتا ہی تمہاری
خاک پا کی کہتا ہی لا اقسم بهذا البلد یعنی قسم کہاتا ہون اس شہر کی جو عبارت ہی زمین سے
جسپر پاؤن رکھکے چلتے ہین سوگند کہانا اوسپر گویا سوگند کہانا خاک پا کا ہی علاوہ اسکے

یہ نام نامی لکھا گیا اور حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی جب اس نام کے توسل سے استغفار کیا اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص اس نام سے نامدار ہی عذاب سے رستگار ہی اور شفاعت کے سزاوار اللہ اللہ اشفقہ

کیا نام کہ بسم اللہ کے مابعد بلا لام — دیباچۂ قرآن مین سر حمد پہ ضم ہی
کیا نام ہی وہ نام خدا غور سے دیکھو — گویا وسط مد ۳۳ حم رقم ہی
کیا نام ہی نور دل و جان ملائک — اور کالبد صفوت آدم کو یہ دم ہی
توبہ ہوئی آدم کی اوسی نام سے مقبول — جنت کو شمیم اوسی سے ہی تسنیم کو نم ہی

الحاصل ظہور اسماء و صفات بمقدار قابلیت کے ہی اور ظاہر ہی کہ قابلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جمیع مخلوقات کی قابلیت سے بہتر ہی اسیواسطے مقام آپکا شب معراج مین عرش ہوا کہ انتہا مخلوقات کی ہی اور منتہی موجودات کی اور وہان تک کسی پیغمبر و فرشتہ کا گذر نہوا الا آپکا پر یہ قصہ مطولات مین بشرح و بسط لکھا ہوا ہی یہان پر واسطے ابتہاج شائقین کے بالاختصار لکھا جاتا ہی کہ پروردگار تعالی و تقدس اپنے حبیب کو مکہ معظمہ سے بالاے عرش مجید پہ لے گیا اور مقام دنی سے درجۂ قرب تک ترقی فرماکر محرم اسرار فاوحی الی عبدہ ما اوحی بنایا اور انواع و اقسام کے فضائل و کرامات سے عزت و امتیاز بخشا اور سب نعمت و کرامت بہتر جو اپنا دیدار ہی اوس سے مشرف فرمایا اور علوم اولین و آخرین آپ کو عنایت کیا اور بعد تخفیف فرمائی پانچ وقت کی نمازین آپ اور آپ کی امت پر فرض کیگئین نقل ہی کہ

تجھسے تیرے نفس سے بھی زیادہ تر نزدیک ہیں اور دعا مظلوم سے ڈر کہ درمیان میرے اور دعاے مظلوم کے
کوئی حجاب نہین وہ البتہ مستجاب ہی اگرچہ کافر ہو اور شرابی ہو پرہیز کر اور تکبر سے بچ اور
دنیا پر مغرور نہو اور اوس سے آرام مت پکڑ اور اوسپر فخر مت کر کہ جانے والی ہی
کسی سے اوس نے وفا نہین کی اور نماز پنج وقتون مین ادا کیجیو اور امر معروف نہی
منکر کو افشا کہ قوام دین اسی پر ہی اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہی کہ خلوتخانہ خاص مین
درمیان محب و محبوب کے یہ باتین بھی ہوئین اول حق تعالی نے فرمایا کہ ای
محمد انا وانت وماسوی ذالک خلقتها لاجلک یعنی مقصود مین اور تو سوا اسکے
سب مخلوق واسطے تیرے ہین دوم حضرت حق نے وحی کی کہ بہشت حرام ہی سب
انبیا پر جب تک کہ تو نجائے اور حرام ہی سب امتون پر جب تک کہ تیری امت داخل
نہوں سوم حق تعالی نے فرمایا ای محمد مال تیری امت کو بہت ندیا تا حساب
قیامت مین اون سے بہت نہو اور عمر اونکی بڑی نہین کی تا دل اونکے
محکم نہوں اور سب امتون کے بعد اونکو زمانہ آخر مین پیدا کیا تا ملکث اونکا قبر
مین بہت نہو یعنی دیر تک وے قبر مین منتظر نہین چہارم وحی کی حق تعالی
نے زندگانی کر جس سے چاہے کہ آخر مرنا ہی دوستی کر جس سے چاہے کہ آخر
اوس سے جدا ہونا ہی عمل کر جو کچھ چاہے کہ جزا اوسکی ملنی ہی سب خلق
سے نا امید ہو کہ بدی ہی ہم نشین میرا ہو کہ آخر میری طرف بازگشت ہی دل
اپنا دنیا سے متعلق نہ رکھہ کہ تجھے واسطے اوسکے پیدا نہین کیا ہی پنجم آنحضرت

جناب سید المرسلین سرافراز قاب قوسین ہوے درگاہ باری مین عرض کی کہ
اے پروردگار تو نے عذاب کیا امتون سے بعضونکو تباہ کر کے اور بعضونکو خسف
کر کے اور بعضون کو مسخ کر کے پس یا الہ العلمین میری امت سے کیا
کریگا اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ بھیجونگا اوپر اون کے رحمت اور بدل
کرونگا اونکی بدیونکو نیکیون سے اور جو کوئی بلاویگا مجھے لبیک کہونگا
اوسکو اور جو کوئی سوال کریگا مجھسے عطا کرونگا اوسکے لیے اور جو کوئی توکل کریگا مجھپر
کفایت کرونگا اوسکے واسطے اور دنیا مین پوشیدہ کرونگا اوسکے گناہونکو اور آخرت
مین شفیع گردانونگا اونکا تحفہ اوسکا فالحمد و الشکر للہ وحدہ اور مدارج مین لکھا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت مراجعت اوس عالم کے عرض کی کہ یا الہ العلمین ہر ایک
قادم یعنی سفر سے طرف گھر آنے والے کے لیے ایک تحفہ ہوتا ہی تحفہ میری امت کیواسطے اس سفر
کا کیا ہی فرمایا حضرت حق نے کہ مین مددگار اونکا ہون اونکی حیات تک اور واسطے اونکے ہون جب
فوت کرین اور واسطے اونکے ہون درمیان قبور کے اور واسطے اونکے درمیان نشور کے اور ہم سب جگہ
اونکے مددگار ہین فطوبی لکم یا امت محمد و بشری لکم تفسیر روفی مین لکھا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد مشاہدہ عجایبات بہشت و درکات دوزخ خطاب ہوا کہ اے محمد بہشت کی
نعمتین اور دوزخ کی سختیین دیکھین آپنے عرض کیا ان نعمتونکا شمار نہی ہوسکتا بہشت مین ہین
دراصل نعمتہا نہی ہی اچھا جو دوزخ مین ہین ارشاد ہوا کہ جانا تو کہ سوا [illegible] ایمان و نصیحت
[illegible] اور [illegible] اور جب [illegible] کچھ [illegible] تو [illegible] گرا اوسمین

رافتا ہر دم تو غم کھانیکا ناحق کھائے ہی | رزق کا ضامن ہی حق پھر کسلیئے گھبرائے ہی

دوسرے بہشت تیری اور تیری راست کیواسطے ہی اور راست تیری اوس طرف رغبت نہین کرتی یعنی اعمال نیک مین تقصیر کرتے ہین ولہ

ای دل دیوانہ گلگشت چمن کر گل کو دیکھ | وشت کے خار و نمین کیون دامن عبث الجھائے ہی

تیسرے دوزخ کو واسطے تیرے اعدا کے پیدا کیا ہی راست تیری سعی کرتی ہی وہان کی

یعنی میری نافرمانیان کرتی ہی ولہ

دشمنون کے واسطے جو گھر بنا اوسکی طرف | دوستو ہی دل نافہم دوڑا جائے ہی

چوتھے خلوت مین گناہ کرتے ہین مجھسے شرم نہین کرتے اور لوگون مین عصیان سے بچتے ہین اور ملامت سے اونکے اندیشہ کرتے ہین ولہ

خلوت و جلوت مین یکسان سمجھ گنہ سے رافتا | خلق کا کیا ننگ جو حق سے نہین شرمائے ہی

پانچوان مین اون سے آج کل کا عمل طلب نہین کرتا اور یہ مجھسے کل کا بلکہ ہفتے کا بلکہ مہینے کا بلکہ برسونکا رزق مانگتے ہین ولہ

آج وہ کل کا عمل تجھسے طلب کرتا نہین | رزق فردا کے لیے کیون ہاتھ تو پھیلائے ہی

چھٹا مین روزی اونکی کسی کو نہین دیتا یہ طاعت میری غیر کو دیتے ہین کہ ریا کیواسطے کرتے ہین ولہ

تیری روزی اور کو وہ دیکھ یہ عادت ہی نہین | پھر عبادت مین شریک حق کو کیون ٹھہرائے ہی

ساتوان عزیز کرنیوالا مین ہون اور یہ اور سے عزت چاہتے ہین ولہ

عزت اوس سے چاہ اے دل وہ ہی عزت بخش ہی | ہاتھ سے جسکے ہر اک عالم نے عزت پائی ہی

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اللہ تعالی سے عرض کی کہ حساب امت کا قیامت کے دن پیغمبرون پر ہو ارشاد ہوا کہ ای محمد غرض تیری کیا ہی عرض کی مین نے الٰہی امت میری فضیحت نہو فرمایا حضرت رب العزت نے کہ ای محمد حساب اونکا ایسا لونگا تو بھی قبایح اعمال سے اونکے مطلع نہوگا جب مین گناہ اونکا تجھسے کہ پیغمبر شفیق ہی چھپاؤن بیگانون پر کسطرح ظاہر کرون ای محمد تو اگر او نپر شفقت رسالت رکھتا ہی تو مین رحمت ربوبیت تو اگر پیغمبر اور رہنما اونکا ہی تو مین معبود اور خدا تو آج نہ نگاہ الطاف اونکو دیکھتا ہی میری نظر عنایت ازل سے اونکے حال پر ہی ششم اللہ تعالی نے فرمایا کہ ای محمد میرے واسطے کیا تحفہ لایا حضرت نے عرض کی کہ یا الہ العلمین تیرے واسطے کیا تحفہ لاؤن دو قبضے لایا ہون ایک مین تقصیرات طاعت امت ہی دوسرے مین اونکی جفا و معصیت فرمایا تقصیرات طاعت بخشی مین نے رحمت سے اور جفا و معصیت امت معاف کی تیری شفاعت سے لمولفہ

واہ کیا فضل ایزدی ہی یہ شکر بیحد رحیم مطلق کے	اور کیا شان احمدی ہی یہ دل و جان ہو رسول کے صدقے

ہفتم بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے میری امت کی کئی شکایتین کین اول مین ضامن رزق کا ہون اور یہ اعتقاد نہین کرتے طلب رزق مین سرگردان ہین

مولانا رؤف احمد رافت

یا خدا ستار تیرا نام ہے   عیب پوشی فاش تیرا کام ہے

میرے عیبوں کو چھپا بہر رسول   اور توبہ میری یارب کر قبول

مشکلیں آسان میری کیجیے   ہر مصیبت میں صبوری دیجیے

ہر بلا و رنج سے محفوظ رکھ   خاطر ناشاد کو محظوظ رکھ

شرک و طغیان سے خداوندا بچا   دور کر دل سے مرے حرص و ہوا

کلمۂ توحید نقش دل رہے   جسم میں جان جب تلک شامل رہے

سنت و شرع محمد پر مدام   استقامت بخش یارب لاکلام

فکر دنیا سے رہیں آزاد ہم   عشق احمد سے رہیں آباد ہم

دلوں کی یہ تمنا پوری ہو   خواب میں دیکھوں رسول اللہ کو

گر تری توفیق ہو میری رفیق   راہ گر ہو روضۂ رخشان شفیق

پھر زیارت سے حریم پاک کی   اور تربت سے شہ لولاک کی

دین و دنیا کی سعادت کر نصیب   صدقۂ حب خدا و عالم یا حبیب

معصیت میں عمر گذری ہائے ہائے   کچھ نہیں ایسا عمل جو کام آئے

فضل تیرا ہو تو بیڑا پار ہے   ورنہ بندہ لائق پیزار ہے

نفس و شیطان چھپے ایمان میں   رہزنی کے دھیان میں ہر آن ہیں

گر تری توفیق ہووے راہبر   نفس و شیطان سے نہ کچھ پہنچے ضرر

دل سے مٹ جائے خیال معصیت   نفس مائل ہو بجائے فکر عاقبت

نعمتیں دی ہیں تو توفیق ثنا | از رہ جود و عنایت کر عطا
مدحت احمد سے یارب سربسر | نامۂ عصیان کو میرے چاک کر
والدین استاد مرشد کے مرے | جرم عصیان کو خدایا بخشدے
اور بھی احباب کے سب خطا | بخشدے یارب تو از راہ عطا
خاتمہ بالخیر میرا کیجیے | قبر مین راحت سے رہنے دیجیے
حشر کے صدمات سے دیکر امان | کر مجھے محشور تو باصالحان
پل کے اوپر سے بآسانی گذار | جنت فردوس دے جاے قرار
اور وہان دیدار تیرا ہو نصیب | اور احمد کا جو تیرا ہی حبیب
خاتمہ پر ہی درود و صد سلام | بر نبی و آل و اصحابش تمام

تمت

بعد حمد پروردگار عالم و نعت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم واضح ہو کہ یہ کتاب ہر دل مطلوب موسوم **بفیض القلوب فی میلاد المحبوب** ملقب بفیاض الارواح من تالیف سخن دان معنی آفرین مولوی محمد **فیاض الدین** بن مولانا محمد معزالدین بمتن لکھنو چہلواری دام فیضہما الجاری مطبع شگوفہ گلزار اودھ مین حسب فرمایش ناجر والاد ناقب مولوی حافظ محمد عبدالستار خان صاحب کے باہتمام منشی مالک رام چھپکر تیار ہوئی نظارہ بخش اولی الابصار ہوئی کوئی صاحب اس کتاب کو بدون اجازت مصنف صاحب موصوف کے قصد چھاپنے کا نفرمادین نفع کے عوض نقصان نہ اوٹھادین

قطعات تاریخ از مولانا اجیرالدین محمد صاحب المتخلص بہ جہت

بختم آمد چو این تحریر والا	بسال ختم او فکر سخنور